

10700 - جمعہ کے دن سورۃ الکھف پڑھنے کا وقت کونسا ہے

سوال

جمعہ کے دن سورۃ الکھف کس وقت پڑھنا سنت ہے؟ کیا فجر کے بعد اور جمعہ سے پہلے پڑھنی چاہیے یا کہ جمعہ کے دن کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے؟ اور کیا جمعہ کے دن سورۃ آل عمران پڑھنا سنت ہے؟ اگر پڑھنی چاہیے تو کس وقت؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں سورۃ الکھف پڑھنے کی فضیلت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث وارد ہیں جن میں سے کچھ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے :

ا - ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس نے جمعہ کی رات سورۃ الکھف پڑھی اس کے اور بیت اللہ کے درمیان نور کی روشنی ہوجاتی ہے) سنن دارمی (3407) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الجامع (6471) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے -

ب - فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(جس نے جمعہ کے دن سورۃ الکھف پڑھی اسے کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور روشن ہوجاتا ہے) مستدرک الحاکم (2 / 399) بیہقی (3 / 249) اس حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ " تخریج الانکار " میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے ، اور ان کا کہنا ہے کہ سورۃ الکھف کے بارہ میں سب سے قوی یہی حدیث ہے - دیکھیں " فیض القدير " (6 / 198) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الجامع (6470) میں اسے صحیح قرار دیا ہے -

ج - ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

جس نے جمعہ کے دن سورۃ الکھف پڑھی اس کے قدموں کے نیچے سے لیکر آسمان تک نور پیدا ہوتا ہے جو قیامت کے دن اس کے لیے روشن ہوگا اور اس دونوں جمعوں کے درمیان والے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں -

منذری کا کہنا ہے کہ : ابوبکر بن مردویہ نے اسے تفسیر میں روایت کیا ہے جس کی سند میں کوئی حرج نہیں ، لابس

یہ کہا ہے - الترغیب والترہیب (1 / 298) -

سورة الكهف جمعہ کی رات یا پھر جمعہ کے دن پڑھنی چاہیے ، جمعہ کی رات جمعرات کو مغرب سے شروع ہوتی اور جمعہ کا دن غروب شمس کے وقت ختم ہوجاتا ہے ، تو اس بنا پر سورة الكهف پڑھنے کا وقت جمعرات والے دن غروب شمس سے جمعہ والے دن غروب شمس تک ہوگا -

مناوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ :

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب " امالیہ " میں کہا ہے کہ : کچھ روایات میں اسی طرح ہے کہ یوم الجمعة اور کچھ روایات میں ليلة الجمعة کے الفاظ ہیں، اور ان میں جمع اس طرح ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ لیا جائے کہ دن اس کی رات کے ساتھ اور رات اپنے دن کے ساتھ ، (یعنی یوم الجمعة کا معنی دن اور رات اور ليلة الجمعة کا معنی یہ ہوگا کہ رات اور دن) فیض القدير (6 / 199) -

اور مناوی رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ :

جمعہ کے دن سورة الكهف پڑھنی مندوب ہے اور جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ منصوص ہے کہ جمعہ کی رات بھی پڑھی جاسکتی ہے - دیکھیں فیض القدير (6 / 198) -

جمعہ کے دن سورة آل عمران کی تلاوت کرنے کے متعلق جتنی بھی احادیث وارد ہیں ان میں کوئی ایک بھی صحیح نہیں بلکہ یا تو وہ ضعیف اور یا پھر موضوع ہیں -

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جمعہ کے دن جس نے بھی سورة آل عمران پڑھی اس پر اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے غروب شمس تک رحمتیں بھیجتے ہیں) - اسے طبرانی نے المعجم الاوسط (6 / 191) اور معجم الکبیر (11 / 48) میں روایت کیا ہے -

یہ حدیث بہت ہی زیادہ ضعیف یا پھر موضوع ہے -

اس کے متعلق ہیثمی کا کہنا ہے کہ : اسے طبرانی نے المعجم الاوسط اور معجم الکبیر میں روایت کیا ہے اس کی سند میں طلحة بن زيد الرقی ضعیف ہے - مجمع الزوائد (2 / 168)

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ : طلحة ضعیف جدا ہے بلکہ امام احمد اور ابوداؤد رحمہما اللہ نے تو اس کی طرف وضع کی نسبت کی ہے - فیض القدير (6 / 199) -

اور شیخ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے دیکھیں ضعیف الجامع حدیث نمبر (5759)

اور ایسے ہی اس (سورۃ آل عمران) کے بارہ میں تمیمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے " الترغیب " میں یہ حدیث روایت کی ہے :

(جس نے جمعہ کی رات سورۃ آل عمران پڑھی اسے اتنا اجر ملے گا جتنا کہ بیداء یعنی ساتویں زمین اور عروب یعنی ساتویں آسمان کے درمیان فاصلہ ہے) اس حدیث کے بارہ میں مناوی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ یہ غریب اور بہت ہی ضعیف ہے - دیکھیں " فیض القدير " (6 / 199) -

واللہ تعالیٰ اعلم - .